حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 03032659814
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱۔۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳۔۲۱۲۷۹۳۲

طاویہ تمہارے بھائی حسن کا گھوڑا جوان سے ساباطِ مدائن میں چھینا گیا تھا۔(۱)

اس واقعہ کے علاوہ بھی عبداللہ بن عقبہ غنوی اور صفوان بن ابطح سے جنگ کے واقعات آپ کی مفصل سوانح عمریوں میں مذکور ہیں۔

یزید کا تعجب

بعض مصنفین نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ جب کربلا میں لوٹے جانے والے اسباب یزید کے سامنے پیش ہوئے تو اُس میں ایک علم بھی تھا جو پورا تیروں اور تلواروں سے چھلنی تھا فقط وہ جگہ محفوظ تھی جہاں سے علم کو تھاما جاتا ہے۔ یزید کے دربار کے لوگ اسے دیکھ کر حیرت میں تھے۔ یزید نے پوچھا کہ یہ علم کس کے ہاتھ میں تھا؟ اس کو بتلایا گیا کہ یہ ابوالفضل کے ہاتھ میں تھا۔ یزید حیرت کے عالم میں کہنے لگا کہ اس میں قبضہ کی جگہ کے علاوہ کوئی چیز بھی محفوظ نہیں ہے۔ پھر کہنے لگا کہ اے عباس! تم نے اپنی فداکاری سے ہر الزام اور طعنہ کو دور کردیا ہے۔ ایک بھائی کی اپنے بھائی سے وفا اسی کا نام ہے۔(۲)

شہادت

علامہ مجلسی نے بعض کتب کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ ابوالفضل امام حسین علیہ السلام کی تنہائی اور غربت کو دیکھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ﴿**هل من رخصة**﴾ کیا مجھے اجازت ہے؟ امام حسین علیہ السلام نے یہ سن کر شدت سے گریہ کیا پھر ارشاد فرمایا ﴿**یا اخی انت صاحب لوائی واذا مضیت تفرق عسکری**﴾ (۳) تم میرے علم بردار ہو اگر تم چلے جاؤ گے تو میرا لشکر پراگندہ ہو جائے گا۔ ابوالفضل نے عرض کی کہ ﴿**قد ضاق صدری و سئمت من الحیوٰة وارید أنْ أطلب ثأری من هٰولآ المنافقین**﴾ میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور زندگی سے سیر ہو چکا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ان منافقین سے انتقام لوں۔ امام حسین نے ارشاد فرمایا کہ ﴿**فاطلب لهٰولآء الاطفال قلیلا من**

۱۔ اسرار الشہادۃ ص۱۶۹، ریاض القدس ج۲ ص۸۵۔۸۷، کبریت احمر ج۳ ص۲۷، فرق و تفاوت کے ساتھ

۲۔ بحوالہ دین وتمدن محمد علی حومانی ج۱ ص۲۸۸

۳۔ سید الشہداء کی نگاہ میں اکیلے ابوالفضل پورا لشکر ہیں۔

الماء﴾(۱) پس تم ان بچوں کے لئے تھوڑے سے پانی کا مطالبہ تو کرو۔

ابوالفضل پورے جاہ وجلال سے میدان میں آئے اور ابن سعد کو مخاطب کر کے کہا﴿یا عمر بن سعد هذا الحسین بن بنت رسول الله یقول انکم قتلتم اصحابه واخوته وبنی اعمامه وبقی فریدا مع اولاده وعیاله وهم عطاش قد أحرق الظماء قلوبهم ۔اے ابن سعد! یہ حسین رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے فرزند فرمارہے ہیں کہ تم نے ان کے ساتھیوں، بھائیوں اور عم زادوں کو قتل کر دیا اب وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اکیلے رہ گئے ہیں اور وہ لوگ اتنے پیاسے ہیں کہ ان کے دل وجگر پیاس سے جل گئے ہیں۔اس کے باوجود وہ (امام حسین) یہ فرماتے ہیں کہ﴿دعونی اخرج الی طرف الروم أوالهند واخلّی لکم الحجاز والعراق واشرط لکم انّ غدا فی القیامة لا أخاصمکم عندالله حتی یفعل بکم مایرید ﴾ مجھے روم یا ہندوستان کی طرف نکل جانے دو اور میں حجاز اور عراق کو تمہارے لئے چھوڑتا ہوں۔اور تم سے شرط کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تم سے مخاصمہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ جو چاہے تمہارے ساتھ کرے۔ ابوالفضل کا یہ خطاب سن کر پورا لشکر خاموش تھا۔ کچھ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر رہے تھے اور کچھ رو رہے تھے لیکن جواب کسی نے نہ دیا۔اتنے میں شمر اور شبث بن ربعی لشکر سے نکل کر ابوالفضل کی طرف آئے اور یہ کہا کہ اے فرزند ابوتراب! ﴿ لوکان کل وجه الارض ماء أوهو فی ایدینا ما اسقیناکم منه قطرة واحدة الّا ان تدخلوا فی بیعة یزید﴾ اگر پوری دنیا پانی سے بھر جائے اور وہ ہمارے قبضہ میں ہو جب بھی ہم اس کا ایک قطرہ بھی تمہیں نہیں دیں گے مگر یہ کہ یزید کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ جناب ابوالفضل یہ سن کر واپس آگئے اور صورت حال امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں بیان کر دی اس پر آپ نے شدید گریہ فرمایا۔اسی دوران بچوں کی العطش العطش کی صدائیں ابوالفضل کے کانوں میں آئیں۔آپ ان آوازوں کو سن کر بے تاب ہو گئے اور آسمان کی طرف رخ کر کے عرض کی ﴿الٰهی وسیّدی أرید أن اعتدّ بعدّتی و أملاءَ لهذه الاطفال قربة من الماء﴾ اے میرے اللہ، میرے آقا! میں اپنی کوشش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ پانی ان بچوں کے لئے مہیا کر دوں۔(۲)

۱۔ بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۱

۲۔ ریاض المصائب ص ۳۱۴، مہیج الاحزان ص ۱۸۴، وقائع الایام ص ۵۵۰